قصہ سپاہی زادہ باتصویر
۱۳۰۴
۱۸۸۷
سپاہی زادہ
بیل
در مطبع احمدی دہلی میں احمد حسن خان کے اہتمام سے چھپا

غرض پہنچا کسی دربار میں وہ
ہوا نوکر کسی سرکار میں وہ
ولیکن اسطرح کی تھی وہ سرکار
کہ بالکل تہی ملازم اُسے بیزار

کسی نوکر کو وہیں سرکار گاہ
نہ تھی کچھ نادہند تھی ہے مشہور
مجھے نوکری کرتے گئی ماہ
نہیں تنخواہ ملی میں کچھ اجکل
نہ گھبرا اور تقاضا ہی نکر تو
نہیں یہ نوکری مجھکو گوارا
کسی اب اور ہی بستی میں جاکر
تمہاری نوکری ہے چھوڑی
سپاہی نے مچائی جبکہ یہ دھوم
حساب اسکی طلب کا کر دیجئے
سپاہی سے کہا ہے اری سپاہی
تو ناحق نوکری سے جھگڑتا ہے
گیا ہی گزر تیری دیر ہی میل
سپاہی نوکری سے تنگ تھا ہی

نہ دیتی کی ستاتی تھی تنخواہ
بہت تھے تنگدستی سے ہی مجبور
لگا تب مانگنی وہ اپنی تنخواہ
کہا تُنے خوش کریں ہم تجکو دیکر
کرینگی مانگی طلب ہم دینگی تجکو
کہ پھر گر یہاں نہیں اپنا گزارا
خدا کی فضل سے ہونگا میں نوکر
دلاؤ تم ہماری کوڑی کوڑی
ہوا سردار کو صدمہ یہ معلوم
کسی کی ہے بہت غرض اسکو کیجے
کہیں تجھسے ہوگا کوئی وہی
مروت سے تو کیوں منہ موڑتا ہی
تو اچھا ہم تجھے دیتے ہیں اک بیل
چلا اک بیل ہی لیکر سپاہی

میاں کو نادہند کہا تھا آزار
جوان نے دران غرض لاچار ہوکے
ہوا یہ حکم مت گھبرا سپاہی
شتاب اب ہوگی تحصیل جاکے
سپاہی نے کہا پھر ہونا کے خم
ملازم جو طلب اپنی پاوے
بس اب بندہ کو رخصت کیجیے
اگر میں سب طلب اپنی نہ پاون
کہ یہ اپنی طلب جبتک نہ لیگا
ولی پھر کیا کرنی تدبیر اسدم
ابھی سے جان تیرا گھبرا گیا ہی
ہمارا اچھا نہ سب ہے حال موجود
تجھی نقد دیویں ہم کہا سنے
بہت وہ بیل فربہ اور کلان تھا

تہی اور اس آزار میں دائم گرفتار
بہت سختی سے دن اپنی گذرتے
پڑی ہے کیا تیرا اوپر تباہی
دلا دینگی تیری تنخواہ ساری
کہ اب کرتے نہیں ہاں ہم کہ گری
کہو کس جا وہ کہا نکو لاوے
میری تنخواہ مجکو دیجے آپ
تماشا خوب سا تمکو دکھاؤں
ہمیں جب تک نہ ہر گز چین دیگا
کہ کچھ اپنی نہیں ہے پاس اسدم
گزرنا یان تو نہیں اک سن ہے
کہ اک کوڑی نہیں ہے پاس موجود
فقط اک بیل تو لیجا اپنے
قوی تھا بیش قیمت اور جوان تھا

اب اسکی بیل کو ہم مول لینگے
ہمین منظور ہے کہنا تمہارا
سنا یہ مول جب اوسکی زبان سے
یہ کہکر اون ہنگو لنی وہ سپاہی

جو کچہہ کہدوگی ہم سو اوسکو دینگے
کرو اب فیصلہ یہ تم ہمارا
چلا یہ بیل چہوڑ اپنا وہان سے
ہوا گہر کی طرف کو اپنی راہی

نظر اوسکی طرف اب کیجی آپ
وہ بولا مین نے اب یہ بیل دیکہا
کہا جاتی ہین گہر کو اپنی ہم
کہی گہر جا کی اونسی اپنی بات

اور اسکا مول ہی کہدیجی آپ
سو ہی یہ بیل اسکا جیہ ٹکی کا
جو کچہہ دوگی کہا لینگی وہی ہم
کہ آئی ہی میسر کی نوکری ہات

نہ دیکہا جو مگر اپنا گذارا
خریدا تہا اوسنے گاو مجہسے
پہر اکدن پاس اونکی جاونگا مین
بتاؤ کسطرح کا نازنین کس
سوار ہوکر کی ڈولی مین سپاہی
کہ اس ڈولیکو یہان رکہکی اب تم
کہارو تم محافہ رکہکی اسطور
نظر آیا ہنگو کو جب وہ ڈولا
کہا ای نیکبخت آئی کہان سے
کہا اونی کہون کیا اپنا احوال

کیا اوسنی نوکری سے مین کنارا
غرض کہا عجب اک داو مجہسے
کسی ڈہب سے کچہہ اوسی لاونگا مین
کہ جو دیکہی سو عاشق ہو وین بس
ہوا گہرسی ہنگو کی طرف راہی
چلی جاؤ یہانسی گہر کو پہر تم
لیا رستہ وہانسی گہر کا فی الفور
وہین ڈولیکو رکہہ جاکی کہولا
بیان کر تو یہان آئی ہی جہانسے
عجب ہی طرفہ تیری میرا احوال

لگا تہا نوکری مین سپاہی اک ہات
دی مجکو نہین کچہہ بیل کی دام
جوان تہی چند دنکی بعد ناچار
کہا ایسی بلای خوب ہشیار
ہنگو گنوار گیا نزدیک گہر جب
اگرچہ سب طرحکا خوف ہی یہان
گہری اک ہان ہی جب اوسکو آکر
نظر عورت پڑی ڈولی مین جب
تو سچ سچ ہی کہدی حال اپنا
میری بابا کسی میرا شوہر

سو اک بستی مین جاکر دونون یہ ذات
کیا اچہا نہین تونی یہ کلام
کیا اپنا زنانہ بہیس یکبار
منگایا ایک ڈولا بہی بہر جلد
کہا اونسی سپاہی نی کہ اب
مگر اللہ میرا ہی نگہبان
وہ دونون ہنگو کی گہر نظر بہر
[illegible] ہو گی وہ دونون [illegible]
[illegible] چہامت بہی [illegible]
[illegible] کر کر رخصت

ان

نکالا میرا زیور راہ سارا
کیا پھر ساتھ تو میرے کنارا

وہ شوہر ٹل گیا جب ہے سو آہ
کہا رو کے بھی اپنی گھر کی لی راہ

ہوئی تھی کچھ خطا مجھسے نہ یار
نہ جانوں کیوں کج ادا مجھسے بیزار

مجھے وہ چھوڑ کر کیوں بے ٹھکانے
گیا ہے کہاں اللہ جانے

نہ نکلی تھی کبھی میں گھر سے باہر
کروں احوال اپنا کسپہ ظاہر

پڑی تھی میں لاوارث اکیلی
اب اس بندی کا ہے اللہ بیلی

خدا جانے پڑوں میں کیسے پالے
پرے سی جنی کوئی ہے جو مجھکو آلے

کوئی ہوگا نہ بد اندیش ایسا
ملا تھا میرا شوہر مجھکو جیسا

کہا ہم ڈھونڈنے جاتے ہیں اوسکو
ابھی یہاں ڈھونڈ کر لاتے ہیں اوسکو

طمع سی زیور زر کے بصد شور
لگی وہ ڈھونڈنے ہر طرف فی الفور

ہوئے ہر طرف وہ جنگل میں جہاں
نظر آیا نہ اونکو کوئی انسان

نہ پایا جب کہیں نہیں کسیکو
تو آگھیر اونکو انہے پھر اوسیکو

کہا ہم سارا جنگل دیکھ آئے
کہیں تیرے میاں کو ہمنے نہ پایا

بڑا بیدرد تھا خاوند تیرا
کہ جسنے اسطرح منہ تجھسے موڑا

[illegible] سکے ملی کی اگر تو
نگاہ لطف سے اب دیکھ ادہر تو

بدل اوہم تیری دلداری کرینگے
نہایت دلسے غمخواری کرینگی

[illegible] ہر لیے بڑا کام
پھر اوس کمبخت کا ہرگز نہ لو نام

ہو لیں اگر تیری وہ دردسے
تجھے کیا کام اوسکی جستجو سے

[illegible] نی ہیں تجھسے بیپہر
اگر تجھکو رکھی کوئی بے جگی

اداسی وہ دکھاکر آنکھ ایکبار
کہا میں اب تو ہوں ہر لحظہ لاچار

[illegible] ں اور اب میں کیا کرونگی
مجھے جو کوئی رکھیگا پھر ونگی

رہیگی گر یہ بیٹھی ہی اکیجا
تو جاویگی بھلا اب یہاں سے کیجا

پھر اپنی مجھکو جو کوئی کریگا
بڑا احسان وہ مجھپہ کریگا

جو دیکھیں اوسکی آنکھیں سرمہ آلود
وہیں عاشق ہوے وہ دونوں مردود

کہا اسلیے کہ تو میرے رہا کر
وہ بولا دوسرا تو رہ میرے گھر

زیادہ دلسے خوش رکھونگا تجھکو
کہ ہیت تیری بہائی ہے گی مجھکو

کہا پھر دوسرے نے میں زیادہ
تیری خدمت کا رکھتا ہوں ارادہ

دل وجان سے تیری خدمت کرونگا
تیری مرضی کا میں تابع رہونگا

لگی ہونے جو یوں دونوں میں تکرار
تو دونوں سے یہ بولی پھر وہ ہشیار

کہ کوئی اور ہے گھر تمہارے
کہاں قبلہ گاہ رہینگے ہمارے

کہا مت کچھ کرو تکرار یاں تم
یہاں آنے سے مجھکو وہاں تم

کہینگے وہ بزرگ ہے جسطرح سے
یہ میرا کیجو تم اوسطرح سے

غرض ڈولی کو وہ دونوں اوٹھاکر
چلے لیکے پاس اوسکو لیکے گھر

سپاہی تھے وہیں اک آنکھ کہلا
کیا بدھی کو عاشق اپنی اوس کا

کہا میں ونکے پھر یہ بات جاکر
کہ اس عورت کا اک ٹھ [illegible]

گیا خاوند اسکا چھوڑ اسجا
بہلا اب بیچاری جائے کسجا

رہا ہے جاتی ہی گھر ہماری
اسی ہم پاس لائے ہیں ہماری

رہی بیٹھی پاس میرے یا کہ اوسکے
رہے یہ اب کہو تم پاس جسکے

[illegible] ہاں اوسکو شتابی
کہا بدھی نے جو تھے کہوں میں کیا

اگر تم نے کیا اب آہ یہ کام
تو روٹی کا ہی ہوگا مجکو آرام

[illegible] ین تمہارے
نہ ہرگز کام آوینگی ہمارے

بھلا بیٹھو کرو تم کچھ نہ وہ کام
کہ روٹی کا ہو جس میں سبکو آرام

رہنگی گہر مین ہے میرے پاس والد
یہ سنکر بات بیٹی کا گیا ہوش
وہ بڈہا پاس کہتا تہا جو انکو
کبہی گہر مین اوسکو زرد کہاتا

تو بیٹی خوش ہوئے حسب دلخواہ
غرض وہ چور سے لاچار خاموش
فدا کرتا تہا اوسپر اپنی جانکو
کبہی زیور کبہی گوہر دکہاتا

مناسب ہے تمہین اپنے یہ بات
جوان ہتی لگا بڈہے کی پاس
کہلاتا تہا وہی کہانا عجائب
مکانمین جسقدر تہا نقد جنس

کہ ہرگز مت لگا دم آہی بات
رہی بیٹی تو کوبہی ہرگز نہ آس
تہا بہت ہے عجائب اور غرائب
دکہایا سب اوسکو لاکر اندر بس

کبہی کہتا تہا تو گہر کی ہو مالک
بہت ہر طرف ہوتی تجہکو خواہے
جو ہر تقدیر ہے جاتی میری جان
دکہاؤن تجہکو کیا کیا چیز گہر کی
جو کچہ دل چاہے سو کہانے کو تو کہا
تو پہنا چاہتی ہے جیسی انگیا
بلاق چاہا تو کہہ اک ناک مین چہلن
تو شرمایا مگر اسطرح جان
مین سمجہا تو بڑی گہر کی ہے بیٹی
حیا سی تو منہ کو کہولتی ہے

تمام اس لوٹ زرکی ہو مالک
اکیلی بن مین پہرتی ماری ماری
کہان ہاتہ تو کوئی مجہ سا انسان
نہین تعداد ان کچہ سیم و زر کے
سدا ڈہولک بجا اور راگ تو گا
بنالی بے تکلف ویسی انگیا
نہ خالی چہوم کو لینی کہ تو کان
کہ آخر تجہکو پہنی سدا یان
نہین اب تک کسیکی پاس لیٹی
حیا مارے تو کم بولتی ہے

نصیب اچہے ہین تیرے میری جان
اگر ہوتی وہان پرادہی ہی
بہلا تو ہی تو اپنی دل مین کر غور
خدا کا شکر کر اب تو دن رات
اگر دل چاہی کہہ پوشش زری کی
نہہ اور چنڈی ہے جیسی تو
گہر ا دونگا مین پازیب تیار
تجہے ہی چاہیے مجہکو کام تجہسے
ہوا ہے نازنین معلوم مجہکو
مگر کیونکر تسلی ہو سکی ہے میری

جو بیٹی ہے میری آئی تجہی یہان
تو کہا جاتا تجہی اگر کوئی شبہ
کہ کرتا ہون تجہپر پیار کسطرح
کہ ایسا مفت آیا گہر مین ہاتہ
لگی گی لگنے تو صورت پر
ابہی ہو سکتے ہین ویسی ہی تیا
کہ جسکی در تک جا و بیگی چہنکا
چہپایا کر نہ تو منہ
کہ ہر ایک
ابہی اک

یہ سرم آوا نہی ادنی کہا ہو
ہم اخوشی کا مجھکو کیا نہیں ذوق
چلے جاتے وہ بیٹے جب کہیں کو
سپاہی نی کہا شرما کی لاچار
کہا موجود ہی گہر میں سبہی چیز
کہا جمعہ کا دن جو اگلی آوے
مجہی منگو جو ہونی دیکہی آپ
کہا جمعہ کیدن تو شہر کو جا
گیا ہوگا وہ جسدم ایک ہی کوس
ندی میں گیے جہہ دو خبر قاضی
کہا بڈہی نی سبہی کا امر ہی جان
نکالا منہ سی بیٹی نی نہ کچھ حرف
ٹبر میں گیے اب نکاح قاضی جی اگر
کیا بڈہی نی جب گہر سی کنارا
مسلح ہو کی خاطر خواہ فی الفور
ڈونڈکہ اوسکو وہ گہر میں آیا
ہوا بیہوش جب اوسکو بڑا گر

کہ جلدی سی عقد کرلیں ہم تمہارا
مجہی تو آپ ان باتوں سی ہے شوق
وہ چہوتا تب جوان شرمگین کو
کہ کیسی آپ ہیں دانا و ہشیار
تو کرتی کیوں نہیں ہے اسکو تجویز
کوئی جا شہر سی قاضی کو لاوے
جو کچھ دل چاہی سوہی کیجی آپ
اور ایک قاضی کو ہی ساتھ لیجے
جوان بڈہی سی بولا کر کے افسوس
کبہی ہرگز نہو نگی ہم سی راضی
تماشی جائیں اور پان بیچی
یہ سنتی ہی چلا وہ شہر کیطرف
سو میں تیار ہو بیٹہوں نہا کر
زنانا بہیس سب اوسنی اوتارا
اور آگی پاس بڈہی کے ابطور
اور پہر اوسنی سوتی کو اٹہایا
اور اک مضبوط رسی میں جکڑ کر

ہوئے جب ہم تو ہمکو دن بتائیں چار
غرض ایسی جوان باتیں بناتا
لگا بڈہا جوان پر ڈالنی ہاتھ
نکاح جبتک نہیں ہوتا میری ساتھ
تو خود مختار ہی اس گہر کی ایجان
نکاح پڑہ جاوے وہ اگر ذرا ہان
یہ سنتی ہی بہت خوش ہو گیا وہ
یہ پاکر حکم وہ اپنی پدر کا
رہی ہم ذکر میں قاضی کے مشغول
تماشوں پان بن قاضی جی اگر
یہ بیٹا دوسرا موجود ہی گہر
فقط بڈہا ہی گہر میں رہ گیا جب
ذرا تم گہر سی باہر جا کی بیٹہو
وہیں مردانہ جوڑا ایک پہنا
کیا جھک کر سلام اور یہ بہی پوچھا
لگائی پشت سر میں اسقدر لٹھ
کوئی کی بیچ میں لٹکا کر دیا

ابہی ہوں شرم کے ماتہو لاچار
کہ بڈہی کو یقین فی الفور آیا
یہی چاہا کہ سوؤں اوسکی میں ساتھ
لگانا ہی مناسب کب تمہیں ہاتھ
کراتی ہا بہ سی اب اسکا سامان
نہیں کچھ چاہتا ہی اور سامان
اور اک بیٹی کو پاس اپنی بلا وہ
ہوا جمعہ کیدن راہی شہر کا
تماشوں پانکو کہا گی بہل
چلی جاونگی یہانسی بس کہا کر
تماشی پان لے آونگا جا کر
سپاہی نی کہا بڈہی سی یہ تب
بلا لونگی تمہیں گہر میں یہا جب
لیا گہر میں سبہی زر اور نقد گہنا
میرا تہا بیل کیا وہ جہہ نگی کا
کہ سوچی بیٹہ اور سر کچھ گیا ہٹ
لیا پہر وہانسی اپنی گہر کا رستا

کہین مولا کری وہ ہاتہ لگی جا
نہ زر پایا کہین اور کچہہ نہ پایا
بیان سب کہے چکا مین حال اونکا
لگی کہری ہی پہنچ دی پر اونے
دوائین بہی بہت وہ بیچلا ساتہ
وہ چلتی چلتی پہونچا اس گہر تی
ہوا تہا جو مین بیچا مین مشغول
کہا جا ہا لیج آپ آئے کہان سے
کہا اوسنی نہایت ہی سے آئے ہین
ملے ہے جو کوئی بیمار و رنجور
نجوم اور شاستر سے بہی ہین آگاہ
غرض ہر ایک فن مین ہین ہوشیار
کہا گر آپ ہین ہر فن مین ہشیار
بیٹی ہین قبلہ گاہی ہے بیمار
بس اب چلئی یہان سے گہر ہمارے
اسی باعث سی مین نکلا ہون گہر سے
یہہ کہکر سو لیا ساتہ اونکی وہ سیانا
غرض وہ ساتہ اسکو لیگئے گہر
کہہ یہ اگر جو بیٹی ہین پلنگ پر
سیئے وصف اونکی آپ کیا اب
کہا گر آپ مین ایسا ہنر ہے

غا ہم بہی ذرا دین وسکو دکہلا
نہ پایا تیر و ترکش اور نہ خنجر
سفوف ہا جر انم مجہسے وہان کا
کرا مفلس اوسی ہر ایک جا سے
بغیر اوسکی بجا ناڈالا تہا حقہ
لٹکا یا تہا تہا تنگ کے جسکے اندر
سو آپہونچی وہین وہ دونون مجہول
کہان پہر آپ جا وینگی بیان ہے
ہر ہمیشہ ہمین اک محتاج مسکین
وہین کر یا ہون اسکا دور دکہ
مجہے معلوم ہی سب بید کی راہ
ولیکن تنگدستی مین ہین لاچار
تو بہی آپ یہان ورد لا چار
نہایت ہو رہے ہین کہنکو لاچار
بدل تا بیج رینگے ہم تمہارے
اگر وہ کبہی کہ کچہہ نہ سا ہتہ ہے
اونہون نی پہر پکڑا اوسکا لیا ہاتہ
بڑی عزت سی بلایا پلنگ پہ
انہین دیکہی تبہی اک نظر بہر
علاج اپنا کرا لینی پس اب
تو صدقہ میرا پہیر سا گہر ہے

یہ کہکر پہر لگی وہ دیکہنی گہر
جو دیکہا گہر کو خالی مال و زر سے
جوان تہین وہن کہ اپنی رہکر
بنا وہ اسطرح کا سید ہا سادا
ٹہگونکی گہر سوا اوسکو تہی تاک
بہا گی اور وہان خیمین لگا کے
گئی بیٹہ اوسکی دونون پہر وہ
بیان مجہسے کرو تم اپنا پیشہ
چلا آتا ہون مین یہان اپنی گہر سے
مریضونکی مرض بیچا ہون
بہت سے دیکہتا ہون مین شگون ہی
چلو تم مین کہین کہا اونہی لگانے
ابہی یہانسی کہین ہرگز نجاو
توجہ کرکے اونکا دیکہی حال
کہا اپنی تو یہی آرزو ہے
دکہاو اونکا تمہین بتا پہر جب
اگر ہی پاپ ایناری تمہارا
پہرا اپنا اک طرف بلایا اونکا بیمار
انہان لگی ہی یہان قسمت تمہارے
وہ بڈہا ہو گیا خوش سن یہ بات
بہت اچہا کیا آئی یہان تم

بنا یا کچہہ بہی رکہتا تہا جہان پر
لگے سر مارنی دیوار و در سے
کسی ہی حال اپنا کچہہ نہ کہکر
کہ بیچا اپنے ٹہگون کا پہر نہ دادا
چلا وہ اونکی گہر کے سمت بیباک
لگا پوچہا وہ کرنی من لگا کے
لگے کرنے جوان سے گفتگو وہ
کہ کیا کرتے ہو تم پیشہ ہمیشہ
بہت آگاہ ہون ہر ایک ہنر سے
مریضونکی دوا کرجانتا ہون
پہلے ہی دیکہتا ہون اور نبض بہی
لگا ہی ناک مین دم اپنا آنے
جو کچہہ دل چاہے سو کہا انکو کہاو
کہ کیا کچہہ دردہی اور کیا ہے احوال
مریضونکی نہایت جستجو ہے
لگے کہا نہ میرے تمہے کچہہ تب
دکا اوسکے دمہ ہی بہارا
لگے وہ باپ سے کرنے اظہار
یہ سب کہو دینگی بیماری تمہارے
وہین کے بندگی اسکو اوٹہا ہاتہ
دوا میری کرو اے مہربان تم

رخ صحت اگر دکھلاؤگے آپ
تمہارا بھی دوا جو مین کرونگا
کرون تشخیص دکھہ کی دیکھکر نبض
مرض مجھکو نہین کچھہ تنکے اندر
لگا پھر دیکھنے وہ اوسکے تنکو
اور آیا ہی نہین نظر اک گھاو
کہو کس ٹھگ ہی نے ہاتھہ ڈالا
ذرا ہی سی اشارہ مین ہمارا
مین کہہ سکتا نہین کچھ ماجرا سب
کہی ہین نے اوسکی قیمت چھہ ٹکے سب
کئی تہی ذرا بھی جسکی قلمین کچھہ غور
دکھائی تہی جو اوسنی ایسی گہر آن
بہت سا اوسنی یہانتک مجھکو مارا
غرض اوسنی بہت مارا کیا کہون مین

تو سب کچھہ میرے گہر ہی پاؤگے آپ
تو کچھہ دکھہ آپکا رہنی نہ دونگا
کہ لرزہ ہی تمہارے ہاتھہ پا نبض
مرض میرا عیان ہے سب بہ نبض
کہا پھر دیکھکر سب تن بدنکو
کسی دشمن سے کہایا ہی داو
کہو کس سے پڑا تہا تمکو پالا
کیا معلوم تمنے حال سارا
مگر کچھہ ابتدا ہو تمہین آپ
گیا وہ بیل اپنا چہوڑ یہان تب
بس عاشق ہو گئی ہم اوسکے لیے جو
کہ جان اپنی لگا مین کرنے قربان
گیا وہ لوٹ پھر سب گہر ہمارا
یہی تہی جسکا ہوا ہمین

کہا پہر کیا ہوا کہون مین وہ بید
شتاب اسطرف کو لا بھی ہاتھہ
کہا کیا دیکھتے ہو ہاتھہ میرا
دوا کیجے بدن کی آپ کیجے
کہ دیکہا مین بدن سارا تمہارا
ہوئی ہوگی کسی سے یا لڑائی
کہا ہم نے ہی بس اب سمجھے جانا
سہین بیشک ستایا ہی تجے
کہ لایا تہا جوان اک بیل اچہا
زنانی ہین سے پھر یہان جو آیا
لگا رہنی ہمارے گہر مین آکر
کئی دن بعد پہر یہ داو کھیلا
کہا اوسنے بہت بیچا گیا ہے
سوا اوسکی وہ لیکر سب ہمارا مال

کہ کر دیتا ہون پر دکھہ کو نابید
مجھے اپنا ذرا دکھلائی ہاتھہ
نہ دیکھو ہاتھہ دیکھو گات میرا
خبر میرے بدن کی آپ لیجے
رہا ہی یطرح یہ سوچ سارا
لڑائی مین کہین چوٹ کہائی
کہ ہو تم بھی نہایت مرد دانا
بتا دیں کہہ دیا ہی ٹھگ نے
تو پوچہا اوسنی مجھسی ہی مول اسکا
ہماری ساتھہ کیا کیا روپ لایا
لیا سب چین گہر کا دل لگا کر
کہ مجھکو دیکھکر گہر مین اکیلا
جو تمکو اسطرح کا دکھہ دیا ہے
کہا ہان سچ ہے کہو تم بیچاری

یہ کہکر پھر بنایا اوسنی مرہم
کبھی سنگی بدنکو آگ سے ہی
کہلاتا تہا کبھی وہ مونگ کی دال
کہ تمکو خوب ہے دیکہ کی دوا یاد
مجھی اب کر چکی ہین آپ چنگا
ابھی کہاو دوا دو چار دن اور
سے جو چیز کی ہے ملنے تجویز
خدا چاہے تمہین آ جاوی وہ زور
اگر لینی دوا ہین آپ چاہون
یہ سنتی ہی گرا پیر و نہین پہر وہ
کرو ایسی ہی مجھپر مہربانی
نہین پیری تی مرضی خود ہی زنہار
کیا لینے دوا جو کچھ بتائی

لگایا زخم پر پہر اوسکی مرہم
کبھی مالش کری تیل اور گھی کی
کبھی قلیہ سید بھنا ہوا لیا ڈال
ابھی تم تو حکیمونکی ہو اوستاد
جو فرماو تو نہاون جا کے گنگا
نہاؤ لگا نہین ہرگز نہی الغرض
سو اب بازار سی آویگی وہ چیز
کہ بس اوس تغر کا ہو پہر شوخ
نہ جانون چال کی آون نا ناچاؤن
اور اوسکی پاؤن پر اپنا سر وہ
پہڑ ایا جاوے اور آوی جوانی
کہ جاؤ تم دوا کو سوی بازار
گہڑی اک بعد پہر لولا سپاہی

کہین ملہمی لگائی اور کہین کچھ
کبھی گہی ہی کرتا تہا وہ پرہیز
لگا چنگا وہ ہونے ہو دن بد جب
مرض میرا گیا ہی آپنے دور
کہا چنگی ہوگے ہو تم ابھی کب
دوا ایک اور بہی کہاوُ گے تم
کہون میں جو کچھ اب منگوائی آپ
غرض تمکو کرونگا اسقدر شاد
کوئی ملجا نگا وہان مجکو بہایا
کہان مجکو ایسی ہی دوا دو
دوا لینے نہ تم بستی کو جاؤ
کہا پہر یہ امیر اکو بلا کر
کہ یاد آئی ہی مجکو اک دوا اور

لگائی وہ لگا پہر دم کہین کچھ
کبھو گہی دال مین کرتا تہا آمیز
سپاہی کی صفت کرنی لگا تب
ہو نہین آپکا کسطرح مشکور
نہ بیماری گئی ہی آپ کی سب
تو بڈہی ہی جوان ہو جاؤ گے تم
اور اوسکو دودہ سی پہر کہا ہی آپ
کہ رکہوگے ہمیشہ مجکو تم یاد
نہ آنی دیگا مجکو وہ السنی زنہار
جو ہو جاؤن جوان پہر از سر نو
امیرا لاوے گا جو کچھ بتاو
کہ لاؤ اک دوا بستی سی جا کر
منگانا چاہیے وہ ہی کسیطور

میرا بہی وہان موجود تہا ہی
زر و زیور جیسے اوسکی تہا وہ آگاہ
کہا پہر آپ یہہ بتلائی گا
پڑا ہے پڑا اسقدر سر مین لگائین
اودہر گہر آئی پہونچا وہ سپاہی
کہا یون کس لئی بیہوش ہو تم
کہا پڑ ہے کچہہ اک ہوش مین آ
گئی ہو تم جبہی دونون اودہر کو
ہوا اجتک نہین ہوش ہے ہم
مجہی اوسنی کیا ہی سطرح تنگ
یہہ اچہا بیل لاگے آہ تم یہان
پہر ہے بہی وہ میرے لینی کو جان اب
کہا بیٹون نے گر آویگا وہ پہر
وہ یہان جس دن سے آویگا مکان
رہنگی فکر مین اب اوسکی دن رات
یہان جو وہ مکر سے آیا ہی دوبار
سنو اب اوس سپاہی کا احوال
کبہی وہ خوب سا حلوا پکاوے
لگا وہ خرچ کرنے جبکہ مبارک
کہی اون بہائیون نے اوس سے یہ بات
نظر آتا ہی تو زردار ہمکو

ہوا گہر سی اودہر کو وہی راہی
لیا پہر لوٹ زر حسب دلخواہ
میرا تہا بیل کیا وہ کچہہ لگے کا
کہ گنتی مین ہی بدگمانین
ادہر گہر آئے جیسے ہی دونون بہائی
کہو کس واسطی خاموش ہو تم
کہ پوچہو ہو میرا احوال تم کیا
لیا سب لوٹ اوسنی وہین گہر کو
وہ مارے ہی گیا پاپوش سے ہم
نہین کچہہ خوب ہے میرے زیست کا ڈہنگ
چلی جس بیل کے بیچی ہے میری جان
گہر اپنا چہوڑ کر جاوین کہان اب
ہم اوسکا کاٹ ڈالین سر وہین
اوسی جیسا ہم چہوڑینگی نہ ہان
کسی دن آخرش لگجائیگا ہاتہ
کبہی کیا پہر نہ آویگا وہ مکار
کہ کیا کیا کچہہ کیا گہر جاکی فی الحال
کہلا داہد کو اور آپ کہاوے
دل ہمسایگان جل جل ہوا کباب
کہا سنی زر لگا آتا ہی ہات
بہت زردار اور ہشیار ہمکو

اکیلا رہ گیا بڈہا کہر جب
وہین پہر سامنی بدہی کی آگر
یہ سنتی ہی غرض اوسکی گئی ہوش
ہوا وہ جبکہ بیٹہی ہی بیہوش
بید کا اپنی دیکہا جب یہ حال
نظر آتا نہین جو بید ہی کہر
جسے تہا تجہے سمجہا بید واللہ
پہر آ کر سامنی میرے وہ بدذات
کہو جاوین کہان مین اوسکا ہاتہ
وہ کس کس روپ سے آتا ہی افسوس
نہین وہ چہوڑتا بیٹہا ہمارا
اگر وہ یونہی یہان آتا رہی گا
کرے گا ظلم اوسنی ہمیہ بے طور
خبردار اوسکی اب ہر دم رہین گے
بس اب گہر سے نہ جاوینگی کہین آپ
غرض وہ پہر لگے ہو کے پر جوش
لگا بازار سے سب کچہہ منگانی
کبہی آ میر کے شکر اور گہی
جو جلتی تہی اوسکو وہ تنگ
جو کرتا ہی یہ نہ سو راہ مین خرچ
تو ہی آسودہ حال اوہ ہیگا خوشحال

سپاہی کی کمر بانہی ہی ہمت
بجالایک بندگی کی سر جہکا کر
اودہر لی ہاتہ مین جلد سی پاپوش
چلا گہر کو سپاہی ہو کے خاموش
لگی تب پوچہنی وہ اوس سے احوال
کہ جو پہر بات مین کہتا تہا پہر پہر
سو نکلا بیل والا شخص بدخواہ
لگا بس مارنے پاپوش اور لات
وہ یہان کرتی نہین جیسا گذارا
وہ کیا کیا روپ کہلاتا ہی افسوس
کرین ہم کسطرح اپنا گذارا
تو اک دن جی میرا جاتا رہی گا
نہ ہو لینگی کبہی ہم اوسکا جو
بہت ہے ہوشیار اب ہم رہینگی
رہنگی کوئی دن جیسی یہان ہم
پہر آخر ہو گئی ناچار خاموش
لگا میوہ مٹہائی روز کہانے
مزہ سی بات مارے بیات پہی
یکایک دیکہکر وہ ہو گئی دنگ
نہین کرتا ہی وہان کتنا ہی تو خرچ
ادہر بہی ہو ذرا متوجہ احوال

بہت تکلیف سی ہین اجکل ہم
کسیکے ہاتہہ اسکو بیچ آیا
کہا بیچ تو کہی تہی مینی یہ بات
بلا شک ہے بہت وہ مرد اشراف
ولیکن اسکی بیٹی ہی جو دو اوہ
پدر کچہہ اونکا ہیگا مرد معقول
نجانا تہا سو تمنی ابتو جانا
وہانسی تم ہی آئے گے خالی
بس ابکی ساتہہ ہمکو لیچلو وان
رہا نزدیک گہر جب انکو تہا
کہ کوئی آدمی ہی گہر سے اسم
اگر بیٹا وہان ہوگا فقط گہر
اگر اوسکی بہی گہر ہوگا موجود
نہین کرو ایسی تم ہی نہ ہلد
امیر اور منیر اگہر تہے موجود
یہ سنتے ہی وہ باہر گہر سی آئے
لگی ہونے پہر آپسمین لڑائی

نہین اس جنم سی فارغ اب بیل ہم
پہر اسکا مول ہی ہمنی نہ لیا
کہ قیمت بیل کی آئی نہین ہاتہہ
اور اسکا ہی نہایت مجہہ سے دل صاف
سو انکا ہی نہایت طور بیطور
جو اسکا خرچ دینی کا ہی معمول
بدولت اوسکی مین کہاتا تہا انا
کہی جا کے وہ اپنی دیکہی بہالی
بڑا ہوگا تمہارا ہمپہ احسان
جوانی دور سی پہر انکو کہلا
کہ آ پہنچے یہان اک کام کو ہم
بہت سالہہ یہان جیگا وہ تپر
خفش کو مستعد ہونگی وہ مردود
جو کہا کے گے اونہونکی ہاتہہ سی مار
یکایک چہلا کی وہ دونون مردود
اونہونی بہی قدم واپس اٹہائے
لگے کہنی بہت مار اکہائی

کہا تہا پیشتر سو تونے آکر
یہ کہہ کہ اب کیا لایا وہانسے
کیا پہر بیچ اوسکی پاس دو بار
چلا جاتا ہون اسکی پاس جہٹ
مین بیچ جاتا ہون اپنے بیل کیے دام
کرو مین کسطرح سے اسکی تعریف
بہلا تم ہی چلو اب میرے ساتہہ
وہ بولی ہوگی خوش ناخاطر شاد
کیا کچہہ بہید سی اوسنی نہ آگاہ
کہا بان سے قدم جلدی اٹہاکر
تمہارا نام پوچہینگے وہ جہی
تو واضح آپکی پہانتک کہیگا
اونہین تم دیکہتی ہی بہاگ جانا
غرض دونون نے دروازی کی آ کر
لگے کہنے کہ کیا ہے نام تیرا
لگے بہاگنے جب وہانسی جو ہین
جوانی دور سے دیکہا جو یہ حال

کہ لایا بیل ہین بیچ اک جاکر
کہ آیا ہے سفر کر کر جہان سے
دیا کچہہ خرچ مجہکو چار ناچار
وہ دیتا ہے مجہے کچہہ خرچ تبہی
تو بیزار لگی ہین وہ بدانجام
کہ ہو سکتی نہین ہی اسکی توصیف
یقین ہی خرچ کچہہ لگ جائیگا ساتہہ
بجا لاونگی ہم ہی حسب ارشاد
چلا وہ بہائیونکو لیکے ہمراہ
یہ دو آواز دروازے پہ جاکر
تو کہنا بیل والا ہون یہان ہی
کہ یاور تمہاری سر دہریگا
وہانسی بہاگ کر پہر گہر کو آنا
ہنگو انکو دی وہین آواز جاکر
کہا ہی بیل والا نام میرا
لیا انکو پکڑ دونونے وہین
وہانسے دو مسافر رستہ مین نکال

ٹھگو نکلی گہر پہنچ اور لیکی ہو پوش گہڑی اک بعد آئی دونون بدذات	وہین ہاتہی کی گہڑی مارکر ٹہنگا بہت سا ہو جہتی ادہر جہٹ گیا حیرت	پہر اپنا بیل کہول اور سکو جہانک جو دیکہا باپ ہے از بسکہ بیہوش	دلیرانہ ہوا وہانسے روانہ تو بیمون نے کہا تم کیون ہو خاموش

گئے ہو تم یہانسے آہ جو ہین
گیا فی الفور یہانسے بہاگ گہر کو
کہا وہ مدعی یہان کیونکر آیا
ہم اُسکا گہری گہڑیین کام کرتے
مگر ایہا ہوا وہ لیگیا بیل
گیا وہ بیل لیکن بچ گئی جان
غرض یون کرکی باتین بادل تنگ
کہ جب لیکر گیا وہ بیل گہر پر
انہون نے ہمکو مارا اسطرح سے

سپاہی بیل لیکر آیا وہین
نہ دیکہا پہر نظر پہر کر ادہر کو
اُسے تم مار کر ہنسے بہگایا
تمہارا اور اپنا نام کرتے
کہ اس کمبخت کا منحوس تہا بیل
کہ وہ مکار او یگانہ بہر یہان
پہر آخر ہو رہا چپ بداندیش
تو بولی او سے وہ دونون برادر
گئی عزت ہماری اسطرح سی

مجہے ہے رنج تیون سے خوب بسیار
نہ جانے کیون گئے تہی یہانسے کس جا
بہلا تمنے نہ کیون ہمکو پکارا
کہا ہمنے بہی تمسے کچہ بہی ہوتا
بندہا اگر ہماری گہر میں جیسے
ہمارا لٹ گیا گہر جیسے سارا
ٹہگو نکا کہہ چکا مین ماجرا سب
کہ وہ ہانسی نکل گیا تہا تو کدہر کہ
چہڑا کر اپنا پیچہا اونسی جو تون

پہر انہے بیل پر جہگڑا کرو دلدار
یہ کی تخریب میری آنہچا
ہمارے ہاتہ سی جاتا وہ مارا
جو ہوتا یون تو مین کچہ ہمکو رہتا
سراسر ہو گئی برباد سب
چہٹا مکار سے پیچہا ہمارا
سپاہی کا سنو احوال تم اب
وہ دونون ہمکو آ کہتی تہی بد ذات
گہر اپنی راہ گئی دونون

کہا میں کہدیا تہا اوڑا ہے | کہ بیٹی اوسکی میں بیچ ذات وہی
ادہون کے گہر گیا تہا میں بہی والد | مگر مجھکو دیا کچھ بہی نہ خرچ آہ
ملیگا گر کوئی گاہک مجہی اور | تو میں اس بیل کو بیچونگا فی الفور
بس اب خوشدل زبانکو بند کر تو | بہت سا کہہ چکا ہی در گذر تو

نہ دیکھا ہوگا سر گر کہیں بیٹی | لیٹے تمر گئی ہونگی وہ بدکیش
جو ماتہہ آئی نہ دیکھا بیل کا گول | تو لایا اوسکی گہر سے بیل کو کہول
جہاں سے بیل کے میں دام لونگا | وہاں سے کچھ تمہیں بہی خرچ دونگا
تمام اب ہو چکی یہ سب کہانی | بہت ہی تو نے کی گوہر فشانی

تمت بالخیر

تمت تمام شد فقط